www.KitaboSunnat.com

الشیخ علامہ عبدالفتاح القاضی *
فوائد حدیث: قاری صہیب احمد ☆

اَحادیثِ رسول کی روشنی میں ثبوتِ قراءات

زیر نظر مضمون فن قراءات کی عالمی شہرت کی حامل شخصیت امام القراء علامہ عبدالفتاح القاضی رحمہ اللہ کی گراں قدر تصنیف أبحاث فی القرآن الکریم کے ابتدائی صفحات کا ترجمہ ہے، جبکہ فوائد حدیث جناب قاری صہیب احمد میر محمدی حفظہ اللہ کی عربی تصنیف جبیرۃ الجراحات فی حجیّۃ القراءات سے ماخوذ ہیں اور ترجمہ کی کاوش قاری محمد صفدر، مدرس کلیۃ القرآن الکریم، لوکوورکشاپ و رکن مجلس التحقیق الاسلامی نے فرمائی ہے۔[ادارہ]

اس سلسلہ میں نبی کریم ﷺ سے کئی احادیث مروی ہیں، ان میں سے چند اَحادیث کو ذیل میں بعض ضروری وضاحتوں کے ساتھ پیش کیا جارہا ہے۔

❶ عن ابن عباس رضی اللہ عنهما أنَّ رسولَ الله ﷺ قال:أقرأني جبريل على حرف فراجعْتُهُ، فلم أزل أستزيده ويزيدني حتى انتهى إلى سبعة أحرف[صحيح البخاري:۴۹۹۱]

''حضرت عبداللہ بن عباسؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جبرئیلؑ نے مجھے ایک لہجہ پر قرآن مجید کو پڑھنے کا حکم دیا، میں نے زیادہ کا مطالبہ کیا اور مسلسل زیادتی کا سوال کرتا رہا، حتیٰ کہ معاملہ سات لہجات تک جا پہنچا۔''

بعض الفاظ حدیث کی وضاحت

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے اس حدیث کی شرح کرتے ہوئے لکھا ہے:

''اس حدیث میں ابن عباس رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ سے اپنے سماع کی صراحت نہیں کی، گویا انہوں نے یہ حدیث ابی بن کعبؓ سے سنی ہے۔ امام نسائیؒ نے عكرمة بن خالد عن سعيد بن جبير عن ابن عباس عن أبيٍّ بن كعب...... الخ کی سند سے اس حدیث کو اسی طرح نقل فرمایا ہے۔'' [فتح الباری:۱۱/۲۸،۲۹]

آپ ﷺ کے قول فَلَمْ أَزَلْ أَسْتَزِيْدُهُ کی وضاحت صحیح مسلم کی حدیث میں ہے، جس کے الفاظ یہ ہیں:

«فرددت إليه أن هون على أمتي [وإنَّ أمتي لا تطيق ذلك] » [صحيح مسلم: ۸۲۰،۸۲۱]

''میں بار بار جبریل علیہ السلام سے کہتا رہا کہ میری اُمت پر آسانی کیجئے، ایک روایت میں ہے کہ وہ صرف ایک لہجہ پر قرآن کریم پڑھنے کی طاقت نہیں رکھتی ہے۔''

❷ عن عمر بن خطاب رضی اللہ عنه قال: سمعت هشام بن حكيم بن حزام يقرأ سورة الفرقان في حياة رسول الله ﷺ فاستمعت لقراء ته فإذا هو يقرأ على حروف كثيرة لم

* سابق رئیس معہد القراءات، مصر و مدرس کلّیۃ القرآن الکریم، مدینہ یونیورسٹی

☆ فاضل کلّیۃ القرآن الکریم، جامعہ لاہور الاسلامیہ و مدیر کلّیۃ القرآن، مرکز البدر

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

يُقرئنيها رسولُ الله ﷺ فكِدتُّ أُسَاوِرُهُ في الصّلوة فتَصَبَّرْتُ حتى سلَّم فلَبَّبْتُه بردائه فقلت من أقرأك هذه السورة التي سمعتُك تقرأ؟ قال: أقرأنيها رسول الله ﷺ فقلت كذبتَ فإنَّ رسول الله ﷺ قد أقرأنيها على غير ما قرأتَ، فانطلقتُ به أقودهُ إلى رسول الله ﷺ فقلت إني سمعت هذا يقرأ سورة الفرقان على حروف لم تُقرِئنيها فقال رسول الله ﷺ أَرْسِلْهُ، اقرأْ يا هشام! فقرأ عليه القراء ة التي سمعته يقرأ فقال رسول الله ﷺ كذلك أنزلت، ثم قال اقرأ يا عمر! فقرأتُ القراء ة التي أقرأني فقال رسول الله ﷺ كذلك أنزلت، إنَّ هٰذا القرآن أنزل على سبعة أحرف فاقرء وا ما تيسَّر منه.

[صحيح البخاري:۲۴۱۹،۵۰۴۱]

''عمر بن خطابؓ سے مروی ہے، فرماتے ہیں: میں نے آپؐ کی زندگی میں ہشام بن حکیم بن حزامؓ کوسورۃ الفرقان کی تلاوت کرتے ہوئے سنا، تو وہ ایسے لہجات میں پڑھ رہے تھے جو آپؐ نے مجھے نہیں پڑھائے تھے۔ قریب تھا کہ میں نماز میں ہی ان پر لپک پڑتا، پھر میں نے صبر سے کام لیا حتیٰ کہ انہوں نے سلام پھیرا۔ میں نے انہی کی چادر کوان کے گلے میں ڈال کر کھینچتے ہوئے کہا جو سورت میں نے تمہیں پڑھتے سنا، تمہیں کس نے پڑھائی ہے؟ انہوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے۔ میں نے کہا تم جھوٹ بولتے ہو، مجھے تو رسول اللہ ﷺ نے یوں نہیں پڑھائی۔ میں انہیں کھینچتا ہوا آپؐ کے پاس لایا اور کہا کہ میں نے اسے سورہ فرقان ایسے پڑھتے ہوئے سنا، جیسے آپؐ نے مجھے نہیں پڑھائی۔ آپؐ نے فرمایا اے عمرؓ! ہشامؓ کو چھوڑ دو، پھر آپؐ نے ہشامؓ کو پڑھنے کو کہا۔ انہوں نے بالکل ویسے پڑھا جیسے میں نے سنا تھا۔ آپؐ نے فرمایا: کَذٰلِكَ أُنْزِلَتْ یعنی یہ سورت اسی طرح نازل کی گئی ہے۔ پھر آپؐ نے مجھے پڑھنے کو کہا۔ میں نے ویسے پڑھا جیسے آپؐ نے مجھے سکھایا تھا، تو آپؐ نے فرمایا: کَذٰلِكَ أُنْزِلَتْ یعنی یہ سورت اسی طرح نازل کی گئی۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: إِنَّ هٰذَا الْقُرْآنَ أُنْزِلَ عَلىٰ سَبْعَةِ أَحْرُفٍ فَاقْرَءُ وْا مَا تَيَسَّرَ مِنْهُ یعنی قرآن مجید کو سات لہجات میں نازل کیا گیا ہے، جس طرح آسانی لگے، اس کے مطابق پڑھ لیا کرو۔''

بعض الفاظ حدیث کی وضاحت

آپ ﷺ کے قول: فكِدتُّ أساورهُ في الصلوٰة کا مطلب ہے: أُوَاثِبُهُ وأُقَاتِلُه أو آخذ برأسه یعنی میں اس پر حملہ کروں اور اس سے جھگڑا کروں یا میں اس کے بالوں کو نوچ لوں۔ قولہ: فَتَصَبَّرْتُ حَتّٰى سَلَّمَ کا معنی ہے کہ میں نے بمشکل خود کو کنٹرول کیا اور انہیں نماز سے فارغ ہونے تک کی مہلت دی۔ قولہ: فَلَبَّبْتُه بردآئه کا معنی ہے کہ ان کے گریبان سے کھینچتے وقت میں نے ان کی چادر کو ان کی گردن پر کس دیا تا کہ وہ بھاگ نہ سکیں۔

امام نووی رحمہ اللہ شرح مسلم میں فرماتے ہیں:

''اس کا معنی ہے: میں نے انہی کی چادر کو ان کے گلے میں ڈالتے ہوئے انہیں پکڑا اور اسی چادر کے ساتھ انہیں کھینچتے ہوئے رسول اللہ ﷺ تک لے آیا۔ یہ لفظ اللَّبَّة لام کے فتح کے ساتھ ماخوذ ہے، جو گلے کے لئے بولا جاتا ہے، کیونکہ چادر وغیرہ اسی جگہ لٹکائی جاتی ہے۔ اس سارے معاملہ میں صحابہؓ کا قرآن مجید کے رسول اللہ ﷺ سے سنے گئے الفاظ کا اہتمام، ان کی حفاظت اور دفاع کا زبردست اہتمام واضح ہوتا ہے۔'' [شرح صحیح مسلم:۶/۳۴۰]

حضرت عمر رضی اللہ عنہ سخت طبیعت کے مالک ہونے کے ساتھ ساتھ أمر بالمعروف ونهى عن المنكر کے معاملہ میں انتہائی شدید تھے۔ انہوں نے سیدنا ہشام رضی اللہ عنہ کے ساتھ جو سلوک کیا اس سے یہ بات واضح ہے۔ انہوں نے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ